Digitized by Khilafat Library Rabwah

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

ان الفضل بید اللہ یؤتیہ من یشاء عسیٰ ان یبعثک ربک مقاما محمودا

رجسٹرڈ نمبر ۵۲۵۴ فون ۳۲۹

روزنامہ الفضل ربوہ

ایڈیٹر مسعود احمد دہلوی

The Daily ALFAZL RABWAH

ربوہ اتوار

قیمت فی پرچہ ۲۵ پیسے

جلد ۶۷/۳۲ | ۶ شوال ۱۳۹۸ھ ۱۰ تبوک ۱۳۵۷ ہش ۱۰ ستمبر ۱۹۷۸ء | نمبر ۲۰۶

رپورٹ نمبر ۱۹ — ۳۰ جولائی تا ۲ اگست ۱۹۷۸ء

حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ کی سٹاک ہالم سے روانگی اور گوٹن برگ میں ورودِ مسعود

احبابِ جماعت کی طرف سے پرتپاک استقبال، حضور کی تشریف آوری پر ریڈیو سویڈن کا خصوصی نشریہ

ایک وسیع پریس کانفرنس کے ذریعہ اسلام کے پیغام کی وسیع پیمانہ پر اشاعت اور غیر معمولی چرچہ

(مکرم ملک یوسف سلیم صاحب شاہد، ایم-اے)

سٹاک ہالم میں سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا دو روزہ قیام اللہ تعالیٰ کے فضل سے بڑا کامیاب ثابت ہوا۔ مذہبی تنظیم کے نمائندوں سے دلچسپ تبادلہ خیالات اور پھر ایک طویل پریس کانفرنس کے ذریعہ اسلام کا پیغام لوگوں تک پہنچانے کے علاوہ حضور ایدہ اللہ کو یہاں قرآن کریم کی اشاعت اور اسلام کی تبلیغ کے امکانات کا جائزہ لینے کا موقع ملا۔ اور جیسا کہ خاکسار اپنی گزشتہ رپورٹ میں عرض کر چکا ہے پریس کانفرنس کے اختتام پر ایک نمائندہ کا یہ کہنا کہ اسلام کی اتنی اچھی تعلیم ہے تو ہمیں پہلے کیوں نہیں بتائی بڑی خوش آئند بات ہے۔ دوست دعا کریں اللہ تعالیٰ جلد بہتر نتائج پیدا کرے اور اسلام کو فروغ حاصل ہو۔

سٹاک ہالم سے روانگی

۳۰ جولائی کو صبح نو بجے ہوٹل سے گوٹن برگ روانہ ہوئے۔ حضور کو الوداع کہنے کے لئے مکرم محمد عودہ صاحب، ان کے صاحبزادے احمد عودہ اور حسن عودہ صاحب، برادرم ارشد حمید صاحب اور برادرم رشید احمد سنوری اور مسٹر احمد صاحب اوسلو بھی موجود تھے۔ روانگی سے قبل حضور نے دعا کرائی۔ مکرم امام کمال یوسف صاحب اور برادرم رشید احمد چوہدری صاحب بھی حضور کی مشایعت میں شریکِ قافلہ تھے۔

ایک بجے VATTERN جھیل کے کنارے ریسٹورنٹ میں دوپہر کے کھانے کے لئے تھوڑی دیر رکے۔ ویٹرن سویڈن کی سب سے لمبی جھیل ہے۔ موٹر وے دور تک اس کے ساتھ ساتھ گزرتی ہے۔ جگہ جگہ سیرگاہوں اور سبزہ زاروں کا منظر قابلِ دید ہے۔

BORAS سویڈن کا خوبصورت ترین شہر ہے۔ یہاں حضور نے ایک برلبِ سڑک ریسٹورنٹ میں تھوڑی دیر قیام فرمایا اور قافلے سمیت چائے پی۔ یہاں سے روانہ ہوئے تو اگلی منزل گوٹن برگ تھی۔ کچھ ہی فاصلے پر برادرم مکرم سمیع اللہ صاحب زاہد مبلغ گوٹن برگ چند خدام کے ساتھ حضور کی پیشوائی میں حاضر ہوئے۔

گوٹن برگ میں ورودِ مسعود

سات بجے شام حضور ایدہ اللہ بنصرہ بخیریت گوٹن برگ پہنچے۔ احبابِ جماعت نے مسجد ناصر کے سامنے حضور کا خیر مقدم کیا۔ چونکہ سفر بہت لمبا تھا اور راستے میں خاصی گرمی تھی۔ دورانِ سفر حضور طبعاً کوفت اور تھکان محسوس کرتے رہے لیکن مسجد گوٹن برگ پہنچنے پر تازہ اور کھلی فضا میسر آئی اور وفورِ مسرت سے احباب کے کھلے ہوئے چہرے نظر آئے تو حضور کی ساری کوفت دور ہو گئی چنانچہ ایک گھنٹے تک حضور احباب میں رونق افروز رہے اور انہیں اپنے ارشادات اور دورے کے تاثرات سے مستفید فرمایا اور پھر مشن ہاؤس میں تشریف لے گئے۔

گوٹن برگ ریڈیو کا نشریہ

حضور ایدہ اللہ کی گوٹن برگ تشریف آوری سے قبل گوٹن برگ ریڈیو نے صبح سات بجے جماعتِ احمدیہ کے متعلق ایک انٹرویو نشر کیا۔ ریڈیو والوں نے یہ انٹرویو مکرم سمیع اللہ صاحب زاہد مبلغ گوٹن برگ اور نصیر الحق صاحب ابن مکرم مولانا نور الحق صاحب سے لیا تھا۔

اس نشریہ میں جماعت احمدیہ کا تعارف کراتے ہوئے گوٹن برگ کے شہریوں کو بتایا گیا تھا کہ جماعتِ احمدیہ ایک اسلامی فرقہ ہے جو دنیا بھر میں اسلام کی (بقیہ سلسلہ صفحہ ۲ پر)

اخبارِ احمدیہ

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز تاحال تبلیغی اور تربیتی اغراض کے پیشِ نظر سفرِ یورپ پر ہیں۔ ان دنوں حضور لندن میں قیام فرما ہیں حضور کی طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے الحمد للہ۔

احباب جماعت دعائیں جاری رکھیں کہ اللہ تعالیٰ اس سفر کو ہر لحاظ سے خیر و برکت کا موجب بنائے، ہر مرحلہ میں حضور کا حافظ و ناصر ہو اور اپنی خاص تائید و نصرت کا سایہ حضور کے سر پر رکھے اور حضور بخیریت واپس تشریف لائیں۔

ربوہ ۱۰ تبوک۔ حضرت سیدہ امۃ الحفیظ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی کی صحت کے متعلق آج صبح کی اطلاع مظہر ہے کہ کل دوپہر سے پھر بلڈ پریشر بہت بڑھ گیا اور شدید سر درد شروع ہو گئی ہے۔

احباب التزام کے ساتھ دعائیں جاری رکھیں کہ اللہ تعالیٰ آپ کو اپنے فضل سے صحتِ کاملہ عطا فرمائے اور تا دیر سلامت رکھے آمین۔

جیسا کہ کل بھی یہ اطلاع شائع ہو چکی ہے مکرم ڈاکٹر بریگیڈیئر صاحبزادہ مرزا مبشر احمد صاحب ابن حضرت مرزا بشیر احمد صاحب رضی اللہ عنہ کا پتہ کا اپریشن ۱۱ ستمبر کو سی ایم ایچ راولپنڈی میں ہو رہا ہے۔ احبابِ جماعت خاص طور پر دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے اپریشن کو کامیاب کرے اور آپ کو کامل و عاجل شفا عطا فرمائے۔ آمین

---

۸ تبوک کو جامع مسجد اقصیٰ میں حسبِ ارشاد محترم امیر صاحب مقامی نماز جمعہ محترم مولانا نذیر احمد صاحب مبشر نے پڑھائی۔ آپ نے قرآن مجید کی آیات قد افلح من زکّٰھا وقد خاب من دسّٰھا (الشمس ۱۰-۱۱) کی تلاوت کے بعد اپنے ایک گذشتہ خطبہ جمعہ کا ذکر کرتے ہوئے بتایا کہ تزکیۂ نفس کے حصول کے لئے ضروری ہے کہ انسان اپنی طرف سے پوری کوشش کرے۔ اللہ تعالیٰ کا فضل اس کے شاملِ حال ہو اور اسے کوئی ایسا مزکّی نفس میسر آ جائے جو اس بارہ میں اس کی مکمل راہنمائی کر سکے۔

آپ نے بتایا کہ ہمارے آقا حضرت محمد مصطفیٰ صلے اللہ علیہ وسلم مزکّی اعظم تھے جن کی عظیم قوتِ قدسیہ نے صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کی کایا پلٹ کر رکھ دی اور انہیں خدا نما وجود بنا دیا۔ آپ نے صحابہ کرامؓ کے اوصاف و فضائل کے بارہ میں قرآن کریم کی متعدد آیات کا ذکر کیا اور آخر میں اس بارہ میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا ایک ایمان افروز حوالہ پڑھ کر سنایا۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو صحابہ کرامؓ کے نقشِ قدم پر چلتے ہوئے اپنے قلوب کا تزکیہ کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

Digitized by Khilafat Library Rabwah

تبلیغ میں سرگرم عمل ہے۔ اس جماعت کے امام جو خلیفۃ المسیح کہلاتے ہیں آج شام گوٹن برگ تشریف لانے والے ہیں چودہ سو سال قبل بانی اسلام حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے جس مسیح موعود کے آنے کی خوشخبری دی تھی حضرت مرزا ناصر احمد صاحب ان کے تیسرے خلیفہ ہیں جو ملاقاتوں اور پریس کانفرنسوں کے ذریعہ اسلام کا پیغام لوگوں تک پہنچانے کے لئے آجکل سیکنڈے نیویا کا دورہ کر رہے ہیں۔

امام جماعت احمدیہ گوٹن برگ میں دو سو افراد پر مشتمل جماعت احمدیہ سے ملاقات کریں گے اور گوٹن برگ میں اسلام کی تبلیغی سرگرمیوں کا جائزہ لیں گے۔

پریس کانفرنس

یکم اگست گیارہ بجے صبح حضور نے مشن ہاؤس میں پریس کانفرنس سے خطاب فرمایا اور پھر ریڈیو کے نمائندوں کو انٹرویو دیا۔ یہ پریس کانفرنس جو ڈیڑھ گھنٹے تک جاری رہی اس میں مقامی اخبار Arbetet کا نمائندہ اور فوٹو گرافر، ایک دوسرے اخبار Goteborg Post کا نمائندہ اور فوٹو گرافر اور ریڈیو کے نمائندے جن میں ایک تو مقامی نمائندہ تھی اور دوسرا ریڈیو سویڈن کا نمائندہ مقیم گوٹن برگ تھا۔ حضرت صاحب کی کانفرنس میں تشریف آوری سے قبل مکرم بشیر احمد خان صاحب رفیق امام مسجد لندن نے جو اس دورے میں حضور کے ہمراہ ہیں نے جماعت احمدیہ اور حضرت خلیفۃ المسیح کا مختصراً تعارف کرایا۔

موجودہ زمانے کے مسائل اور اسلام

پریس کانفرنس کے آغاز میں ایک نمائندہ نے حضور سے یہ پوچھا کہ سویڈن میں آپ کی تشریف آوری کا مقصد کیا ہے تو آپ نے فرمایا کہ میں آپ کو یہ بتانے آیا ہوں کہ اسلام ایک عالمگیر مذہب ہے جو ہر زمانے کے مسائل کو حل کرنے کی صلاحیت رکھتا ہے۔ موجودہ زمانہ کے مسائل کو حل کرنے کے لئے دنیا کی ہر کوشش ناکام ہو چکی ہے۔ پھر انسان کو یہ بھی پتہ نہیں کہ اس کا حق کیا ہے۔ نتیجہ یہ ہے کہ جب وہ اپنے حقوق حاصل کرنے کیلئے جدوجہد کرتا ہے مثلاً ہڑتالیں وغیرہ ہوتی ہیں تو مزید الجھنوں کا شکار ہو جاتا ہے۔ یہ صرف اسلام ہی ہے جو انسان کو یہ بتاتا ہے کہ اس کے حقوق کیا ہیں۔ اسلام نہ صرف انسان کے حقوق اور اس کی ضرورتوں کی تعیین کرتا ہے بلکہ حقوق کے حصول کے ذرائع بھی بیان کرتا ہے اسلئے میں کہتا ہوں کہ صرف اسلام ہی نوع انسان کی صحیح خدمت کر سکتا ہے اور ان کے مسائل کو پائیدار رنگ میں حل کر سکتا ہے۔ اس پر ایک نمائندہ نے کہا تو کیا آپ اہل سویڈن کو اسلام میں convert کرنا چاہتے ہیں۔ آپ نے فرمایا ہم آپ کو اسلام میں convert کرنا نہیں چاہتے بلکہ ہم آپ کو اسلام کی خصوصیات بتا کر convince کرنا چاہتے ہیں کہ اسلام میں آپ کی بہتری اور بھلائی ہے۔ یہ خیال غلط ہے کہ اسلام طاقت کے زور پر لوگوں کو عقیدہ بدلنے پر مجبور کرتا ہے ایسا ہرگز نہیں۔ مذہب تو انسان کے دل کا معاملہ ہے۔ طاقت خواہ کتنی بڑی کیوں نہ ہو انسان کا دل نہیں بدل سکتی۔ پس ہماری طرف سے یہ پوری کوشش ہے کہ آپ کے سامنے اسلامی تعلیم اور اس کے محاسن کو بیان کرکے آپ کو اس بات کا قائل کر دیں کہ آپ کی نجات اسلام سے وابستہ ہے۔ چنانچہ اسی غرض کے لئے ہم مغربی ممالک میں ایک ملک کے بعد دوسرے ملک میں اسلامی مشنز قائم کرنے میں کوشاں ہیں تاکہ اشاعت کتب، تقاریر اور پُرامن فضا میں تبادلۂ خیالات کے ذریعہ اسلامی نقطۂ نظر کو آپ پر واضح کر دیں۔

قرآن کریم روحانیت کا بیش قیمت خزانہ

اس موقع پر ایک اخباری نمائندے نے کہا کیا آپ یہ کہنا چاہتے ہیں کہ ہم قرآن کریم پڑھنے لگ جائیں۔ حضور نے فرمایا ہاں میں تو یہی پسند کرتا ہوں کہ آپ قرآن کریم کی مقدس اور حق و حکمت پر مشتمل تعلیم سے متعارف ہوں اور اسکے فیوض اور برکات سے مستفید ہوں۔ یہ بائبل کے مقابلے میں ایک چھوٹی سی کتاب ہے لیکن فی الحقیقت ایک عظیم کتاب اور روحانیت کا ایک بیش قیمت خزانہ ہے۔ دنیا میں ایسی کوئی الہامی کتاب نہیں ہے جو اتنی چھوٹی ہو لیکن اسکے باوجود جامع و مانع بھی ہو۔ آپ نے فرمایا اس زمانہ میں حضرت بانی جماعت احمدیہ علیہ السلام نے اسکی معجزانہ رنگ میں تفسیر بیان فرمائی ہے جس سے زمانہ حاضرہ کے مسائل کو حل کرنے میں مدد ملتی ہے۔ فرمایا چونکہ اسلام کی تعلیم ہر لحاظ سے کامل ہے اسلئے میں کہتا ہوں کہ ہمیں اہل مغرب کو اسلام میں convert کرنے کی ضرورت نہیں بلکہ ہم اسلام کی پیاری تعلیم کے ذریعہ لوگوں کے دل جیتیں گے اور ان کو اس بات کا قائل کرکے دم لیں گے کہ دنیا کی حقیقی نجات اسلام میں ہے۔ جب یہ حقیقت کھل گئی اور صداقت ظاہر ہو گئی تو لوگوں کے خیالات اور رجحانات خود بدل کر اسلامی تعلیم کے سانچے میں ڈھل جائیں گے۔ وباللہ التوفیق۔

قرآن کریم کی اشاعت کا عالمگیر منصوبہ

اس سوال پر کہ قرآن کریم کی اشاعت کے بارہ میں جماعت احمدیہ کا پروگرام کیا ہے حضور نے فرمایا جہاں تک قرآن کریم کی طباعت کا سوال ہے جماعت احمدیہ نے یہ تہیہ کر رکھا ہے کہ وہ دنیا کے تمام لوگوں کو قرآن کریم کی تعلیم سے روشناس کرائیگی، اسکے معانی و مطالب کو دنیا پر واضح کریگی اور اس حقیقت کو ظاہر کرنے میں کوئی کسر اُٹھا نہیں رکھے گی کہ یہ صرف قرآن کریم ہی ہے جو دَورِ حاضر کے مسائل کو حل کرتا ہے چنانچہ اس غرض کو پورا کرنے کے لئے جماعت احمدیہ نے قرآن کریم کی اشاعت کا ایک عالمگیر منصوبہ تیار کیا ہے جس کے پہلے مرحلہ میں امریکہ میں دس لاکھ انگریزی ترجمہ قرآن کریم شائع کرنے کا پروگرام ہے۔ علاوہ ازیں دنیا کی ہر اس زبان میں جو لکھی اور پڑھی جاتی ہے قرآن کریم کا ترجمہ کرکے شائع کرنے کا مرحلہ وار پروگرام بھی زیر نظر ہے۔ یہ ایک بہت بڑا منصوبہ ہے جس کے لئے وقت درکار ہے۔ انشاء اللہ اگلی صدی کے اندر اندر یہ منصوبہ بھی مکمل ہو جائے گا۔

جماعت احمدیہ اور اسلام کی تبلیغ

حضرت صاحب نے فرمایا جماعت احمدیہ ایک تبلیغی جماعت ہے۔ اسلام کی تبلیغ کے لئے دنیا میں زبردست جدوجہد کر رہی ہے اور بنی نوع انسان کی بے لوث خدمت میں کوشاں ہے۔ عیسائیت بھی افریقہ میں یسوع مسیح کی محبت کا پیغام لیکر گئی تھی لیکن عیسائیوں نے یسوع کی محبت کے نام پر ان کو جس بُری طرح سے لوٹا اور رنگ و نسل کا جو دل آزار امتیاز قائم کئے رکھا اسکی صدائے بازگشت آزادی کی تحریکوں کے ذریعہ دنیا سنتی چلی آئی ہے لیکن جماعت احمدیہ بھی گزشتہ پچاس سال سے افریقہ میں اسلام کی تبلیغ کر رہی ہے۔ ہم نے وہاں اسلام کے تبلیغی مراکز قائم کئے۔ سکول کھولے، کلینکس اور ہسپتال بنائے اور اہل افریقہ کی بے لوث خدمت کرتے رہے۔ چنانچہ وہاں کی حکومتیں بھی اور عوام بھی جماعت احمدیہ کی خدمات کے دل سے معترف ہیں اور پانچ لاکھ سے زیادہ عیسائی حلقہ بگوش اسلام ہو چکے ہیں۔ پس ہمارے پاس ایک ہی ہتھیار ہے اور وہ ہے محبت کا ہتھیار، خدمت کا ہتھیار اور خوش خلقی کا ہتھیار۔ ہم دنیا کی بے لوث خدمت اور محبت کے ذریعہ اگلے ۱۱۵ سال میں انشاء اللہ دنیا کی بھاری اکثریت کے دل جیتنے میں کامیاب ہو جائیں گے۔

ریڈیو گوٹن برگ کا ایک اور نشریہ

گوٹن برگ میں حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی پریس کانفرنس خدا تعالیٰ کے فضل سے بہت کامیاب رہی حضور نے نہایت سلجھے ہوئے انداز اور میٹھی زبان میں اسلام کی حقانیت کو بیان فرمایا۔ پریس رپورٹرز جو اپنے پیشے کے لحاظ سے بڑی ناقدانہ نظر رکھتے ہیں لیکن اس عاجز نے دیکھا ہے کہ وہ حضور کی باوقار اور پُرکشش روحانی شخصیت اور آپ کے علم و عرفان کے سامنے انگشت بدنداں رہ جاتے ہیں چنانچہ آج کی پریس کانفرنس اور ریڈیو انٹرویو کا جو اثر نمائندوں پر مرتب ہوا اس کا اظہار ریڈیو گوٹن برگ نے اسی روز سوا پانچ بجے ان الفاظ میں کیا:-

"حضرت مرزا ناصر احمد صاحب جو ۱۹۶۵ء میں جماعت احمدیہ کے تیسرے خلیفہ منتخب ہوئے تھے نے اپنے پہلے دورہ میں فرمایا تھا گوٹن برگ کو ایک مسجد کی ضرورت ہے اسکے تقریباً ایک سال بعد ہی ایک بڑی مسجد تعمیر ہو چکی ہے۔ اس مرتبہ آپ نے یہ اعلان فرمایا ہے کہ آئندہ ایک سو سال کے اندر اندر یورپ کی اکثریت مسلمان ہو جائے گی۔

جماعت احمدیہ ایک اسلامی فرقہ ہے۔ اسکی بنیاد انیسویں صدی کے آخر میں رکھی گئی۔ اس جماعت کے قیام کا مقصد تبلیغ کے ذریعہ اسلام کی عظمت کو دوبارہ قائم کرنا اور دنیا میں امن پیدا کرنا ہے۔ جماعت احمدیہ کا آغاز شمالی ہندوستان کے ایک چھوٹے سے قصبہ سے ہوا اور اب یہ جماعت بڑھ کر ایک عالمی جماعت بن چکی ہے۔ اس وقت تمام دنیا میں ان کی تعداد ایک کروڑ ہے۔ سویڈن میں دو صد کے قریب احمدی ہیں۔

حضرت امام جماعت احمدیہ کئی مرتبہ سویڈن کا دورہ کر چکے ہیں۔ پچھلی مرتبہ ۱۹۷۶ء میں آپ یہاں تشریف لائے تو آپ نے جماعت احمدیہ کی مسجد ناصر کا افتتاح کیا جو سویڈن کی پہلی مسجد ہے۔ آپ کی یہاں دوبارہ آمد کی غرض یہ ہے کہ قرآن مجید کی اشاعت و تقسیم کی عالمی مہم کو آخری شکل دی جائے۔ قرآن مجید مسلمانوں کی مقدس کتاب ہے۔"

یہ نشریہ آخر میں اس فقرہ پر ختم ہوا کہ اب یہ دیکھنا باقی ہے کہ اہل سویڈن اگلے سو سال میں واقعہ میں مسلمان ہو جائیں گے۔"

انفرادی اور اجتماعی ملاقاتیں

پریس کانفرنس کے بعد حضور کچھ دیر تک مکرم امام کمال یوسف صاحب کے ساتھ گوٹن برگ مشن کے ذریعہ اسلام کی تبلیغ کا جائزہ لیتے رہے آپ نے امام صاحب کو تبلیغی اور انتظامی طور پر ضروری ہدایات سے نوازا اور پھر دیگر احباب جماعت سے جو اس وقت تک خاصی تعداد میں مشن ہاؤس میں تشریف لے آئے تھے قریباً ایک گھنٹے تک ان کو مختلف موضوع سے متعلق ارشادات سے مستفید فرمایا۔ یہ بھی خدا تعالیٰ کا فضل ہے کہ ہمارا مشن ہاؤس گوٹن برگ میں اونچی جگہ پر واقع ہے۔ اسلام کو اللہ تعالیٰ نے یہاں ظاہری طور پر بھی سرفرازی عطا فرمائی ہے مشن ہاؤس سے عیسائیوں کا قبرستان نظر آتا ہے حضور نے اس کی طرف اشارہ کرتے ہوئے فرمایا اس میں ہمارے ایک مخلص نوجوان جو سویڈش نو مسلم تھے مدفون ہیں۔ مرحوم ایک حادثہ میں اس وقت

Digitized by Khilafat Library Rabwah

قسط نمبر ۲

خلافت کی برکات

مکرم حبیب اللہ خان صاحب قائد تعلیم مجلس انصار اللہ مرکزیہ

۵۔ تمکنت دین

اللہ تعالیٰ نے سورۃ نور کی آیت استخلاف میں جہاں امت محمدیہ میں خلافت کے قیام کا ذکر فرمایا ہے وہاں خلفاء کی خصوصیات کا ذکر کرتے ہوئے فرماتا ہے

وَلَيُمَكِّنَنَّ لَهُمْ
دِينَهُمُ الَّذِي
ارْتَضَىٰ لَهُمْ

یعنی خدا تعالیٰ اپنے مقرر کردہ خلفاء کے دین کو دنیا میں قائم کر کے رہے گا یعنی باوجود مخالف حالات کے وہی عقائد اور وہی خیالات دنیا میں قائم کئے جائیں گے جو خلفاء کے ہوں گے کیونکہ وہی صحیح اور خدا کے پسندیدہ ہوں گے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کی خلافت کے قیام کے وقت سارا عرب مرتد ہو گیا اور سوائے مکہ اور مدینہ کے تمام ملک نے زکوٰۃ دینے سے اس بناء پر انکار کر دیا کہ ان کے خیال کے مطابق سورۃ التوبہ کی آیت نمبر ۱۰۳

خُذْ مِنْ أَمْوَالِهِمْ
صَدَقَةً

یعنی تو ان کے مالوں سے صدقہ لینے کا حکم آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی ذات سے مختص تھا۔ کسی اور کو یہ حق نہیں پہنچتا کہ وہ زکوٰۃ وصول کرے۔ اس وقت یہ فتنہ اتنا بڑھا کہ صرف دو جگہ باجماعت نماز ہوتی تھی باقی سارا عرب لڑنے مرنے کے لئے تیار تھا اور لشکر کشی تک نوبت پہنچ گئی تھی۔ خود مدینہ کے لئے شدید خطرہ پیدا ہو گیا تھا۔ اس وقت بعض اکابر صحابہ نے جن میں حضرت عمرؓ اور حضرت علیؓ بھی شامل تھے حالات کی نزاکت اور خطرہ کی شدت کو محسوس کر کے حضرت ابوبکرؓ کو یہ مشورہ دیا کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے ارشاد کے بموجب حضرت اسامہؓ کی سرکردگی میں جو لشکر روانہ ہونا تھا اسے کچھ عرصہ کے لئے روک لیا جائے اور زکوٰۃ کی وصولی کا معاملہ ایک سال کے لئے معرض التواء میں ڈال دیا جائے تاکہ یہ فتنہ فی الحال وقتی طور پر دب جائے لیکن حضرت ابوبکرؓ نے یہ دونوں باتیں رد کر دیں۔ نہ لشکر کی روانگی کو معرض التواء میں ڈالا اور نہ مانعین زکوٰۃ سے کسی قسم کی صلح کے لئے تیار ہوئے بلکہ فرمایا خدا کی قسم اگر کوئی شخص اونٹ کا گھٹنا باندھنے کی رسی زکوٰۃ میں دیتا تھا تو وہ بھی وصول کی جائے گی۔ بعد کے واقعات نے ثابت کر دیا کہ آپ کی رائے درست تھی اگر آپ حالات سے خائف ہو کر زکوٰۃ کی وصولی میں التواء کی اجازت دیتے تو جہاں یہ بری نظیر قائم ہوتی وہاں آپ احکام شریعت میں تصرف کرنے والے قرار پاتے۔ باوجود دل کے نرم ہونے کے اللہ تعالیٰ نے آپ کو صحیح طریق پر مضبوطی سے قائم کر دیا اور بالآخر زکوٰۃ کا نظام برقرار رہا اور بعد کے خلفاء کے زمانہ میں بھی جاری رہا۔ مگر جب خلافت کا نظام قائم نہ رہا تو زکوٰۃ کی وصولی بھی ختم ہو گئی۔

پس پانچویں برکت خلفاء کی یہ ہوتی ہے کہ ان کے ذریعہ اختلاف مٹتے اور صحیح عقائد قائم ہوتے ہیں۔ دینی اور دنیوی ترقی کی راہیں متعین ہوتی ہیں۔ اور خدا تعالیٰ کا اصل منشاء معلوم ہوتا ہے۔

۶۔ خوف کا امن سے بدلنا

آیت استخلاف میں ایک اور بات یہ بیان کی گئی ہے کہ

وَلَيُبَدِّلَنَّهُم
مِّن بَعْدِ خَوْفِهِمْ
أَمْنًا۔

خدا ان کے خوف کو امن سے بدل دے گا۔ الٰہی سلسلوں پر بہت سے خوف کے وقت آتے رہتے ہیں۔ لیکن ان حالات میں اللہ تعالیٰ ان کی ایسی رہنمائی فرماتا ہے کہ سب منصوبے ناکام ہو جاتے ہیں۔ ابتلاؤں کے نتیجہ میں سلسلہ کو نقصان پہنچنے کی بجائے مضبوطی حاصل ہوتی ہے اور قدم ترقی کی طرف اٹھتا ہے۔ خوف کی ساعات میں خدا کا ایک محبوب بندہ اپنے متبعین کی فلاح و بہبود کے لئے سوچتا ہے، فکر کرتا، دعائیں کرتا اور مناسب تدابیر اختیار کرتا ہے بے شک انفرادی رنگ میں کچھ جان و مال کا نقصان ہوتا ہے لیکن بحیثیت مجموعی الٰہی سلسلہ محفوظ رہتا ہے۔

لہذا خلافت کی چھٹی برکت یہ ہوتی ہے کہ خوف کے حالات میں وہ ایک ڈھال کا کام دیتی ہے اور جماعت مومنین کے لئے ڈھارس، اطمینان، اور حفاظت کا موجب ہوتی ہے۔

۷۔ اقامت صلوٰۃ

اقامت صلوٰۃ کا حکم اگرچہ قرآن کریم میں بار بار دیا گیا ہے لیکن آیت استخلاف کے مطابق بھی اس کا ذکر کیا گیا ہے جس سے معلوم ہوتا ہے کہ شریعت کے اس حکم پر بھی خلافت کے بغیر پوری طرح عمل نہیں ہو سکتا۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ صلوٰۃ کا بہترین حصہ نماز جمعہ ہے جس میں قومی ضروریات کی طرف توجہ دلائی جاتی ہے۔ قومی ضروریات کا صحیح طور پر تعین وہی کر سکتا ہے جو تمام ممالک کے مسلمانوں کے حالات سے آگاہ ہو۔ خلیفہ وقت کا چونکہ تمام عالم اسلامی سے رابطہ قائم ہوتا ہے اور اسے صحیح حالات کا علم ہوتا رہتا ہے اس لئے وہی اس بات کا اہل ہوتا ہے کہ فیصلہ کرے کہ موجودہ حالات میں کسی قسم کی قربانی کی ضرورت ہے یا کن باتوں پر زور دیا جانا ضروری ہے اگر خلافت نہ ہو تو کسی جگہ ایک بات پر زور دیا جائے گا اور کسی جگہ دوسری پر اور اس طرح قوت کا ضیاع عمل میں آئے گا۔ اور کوئی مفید نتیجہ نہیں نکلے گا۔ خلیفہ وقت ہی بروقت خطرات سے آگاہ کرتا اور ان کا علاج تجویز کرتا ہے اور یہی جمعہ کا مقصد ہے۔

پس ساتویں برکت خلافت کی یہ ہے کہ اس کے ذریعہ عبادات کی صحیح روح قائم ہوتی ہے اور اقامت صلوٰۃ کا منشاء پورا ہوتا ہے۔

۸۔ اطاعت رسول

جس طرح اقامت صلوٰۃ اور ایتاء زکوٰۃ خلفاء کے بغیر نہیں ہو سکتی اسی طرح اطاعت رسول بھی خلافت کے بغیر ممکن نہیں۔ خدا تعالیٰ کے رسول خود الٰہی منشاء کے مطابق عمل کرتے اور دوسروں کو بھی اسی طرح عمل کرنے کی تاکید کرتے ہیں۔ ان کی اطاعت میں ہی برکت ہوتی ہے اسی وجہ سے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ مومن کا کام سننا اور اطاعت کرنا ہے۔ درحقیقت بیعت کا مفہوم ہی یہ ہے کہ انسان اپنی مرضی کا مالک نہیں رہتا بلکہ اپنے آپ کو خدا اور اس کے رسول کے احکام کا تابع کر دیتا ہے اور ان کی اطاعت کا جوا اپنی گردن پر رکھ لیتا ہے صحابہ کرامؓ نے اطاعت کا ایسا شاندار نمونہ دکھلایا کہ تاریخ عالم اس کی مثال پیش کرنے سے عاجز ہے۔ انبیاء کے بعد ان کے خلفاء کی اطاعت لازمی ہو جاتی ہے کیونکہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں

مَنْ أَطَاعَ أَمِيرِي
فَقَدْ أَطَاعَنِي
وَمَنْ عَصَىٰ أَمِيرِي
فَقَدْ عَصَانِي

جس نے میرے امیر کی اطاعت کی اس نے میری اطاعت کی اور جس نے میرے امیر کی نافرمانی کی اس نے میری نافرمانی کی اس لحاظ سے جو شخص خلفاء کی اطاعت کرنے کے لئے تیار نہیں اس میں اطاعت رسول کا مادہ بھی موجود نہیں۔ رسول تو اپنی طبعی زندگی گزار کر فوت ہو جاتے ہیں بعد میں آنے والوں کے لئے اطاعت رسول کا پیمانہ اطاعت خلفاء ہے کیونکہ خلفاء نبی کا ظل ہوتے ہیں اور ایسا آئینہ ہوتے ہیں جس میں نور نبوت جھلک رہا ہوتا ہے ان سے روگردانی اور انحراف درحقیقت اصل سے روگردانی اور انحراف کے مترادف ہے۔ اس پہلو سے دیکھا جائے تو خلفاء ایک طرح کی میزان ہوتے ہیں جن کے ذریعہ کسی کے اخلاص اور ایمان اور دعویٰ محبت و وفا کا امتحان ہوتا ہے اور اس کی پیمائش ہوتی ہے۔ اسی نکتہ کی طرف توجہ دلانے کے لئے آیت استخلاف کے معاً بعد اللہ تعالیٰ فرماتا ہے

وَأَقِيمُوا الصَّلَاةَ
وَآتُوا الزَّكَاةَ
وَأَطِيعُوا الرَّسُولَ
لَعَلَّكُمْ تُرْحَمُونَ

کہ خلافت کے بعد ہی رسول کی اطاعت اسی رنگ میں ہو گی کہ اقامت و تمکین دین

Digitized by Khilafat Library Rabwah

پیدا کسے لیے نمازیں قائم کی جائیں زکوٰۃ دی جائے اور خلفاء کی پوری اطاعت کی جائے۔

پس اس ارشادِ خداوندی کے مطابق خلافت کے ذریعہ ہی اطاعتِ رسول کا صحیح رنگ پیدا ہوتا ہے اور انسان اللہ تعالیٰ کی رضا کو حاصل کرنے کا مستحق بنتا ہے خلافت نہ ہو تو اطاعتِ رسول کا جذبہ بھی سرد پڑ جاتا ہے اور مذہب کی بہت سی خرابیاں پیدا ہونے لگ جاتی ہیں۔

۹۔ وحدتِ قومی

خلفاء وہ لیڈر ہوتے ہیں جو جماعتِ مومنین کی رہنمائی کے لئے خدا تعالیٰ خود مقرر فرماتا ہے۔ اور ان کی مدد و نصرت کی ذمہ داری خود لیتا ہے۔ خدا کی طرف سے مقرر کئے جانے کے باعث وہ حبل اللہ بن جاتے ہیں جو اس رسی کو مضبوطی سے تھامے رکھتا ہے وہی خالقِ حقیقی تک پہنچتا ہے۔ اور جس نے اسے چھوڑ دیا وہ ہلاک ہو جاتا ہے۔ پس خلفاء کے ذریعہ ہی مومنین میں وحدت اور یک جہتی قائم رہتی اور اختلاف و افتراق دور ہوتا ہے ان میں فکر و عمل کی یکسانیت پیدا ہوتی ہے اور ان کی قوتیں ضائع ہونے سے بچ جاتی ہیں جب خلیفہ فیصلہ کرتا ہے کہ خدمتِ اسلام کے لئے فلاں کام کی ضرورت ہے تو سب کی توجہ اس طرف مرکوز ہو جاتی ہے اور ان کی اجتماعی کوشش موثر اور نتیجہ خیز ہوتی ہے۔ اور وہ اپنے وسائل کی کمی کے باوجود وہ کام کر گزرتے ہیں جو دوسرے وسائل کی فراوانی کے باوجود نہیں کر پاتے۔ جماعت احمدیہ کو اس وقت تبلیغ اسلام کی جو توفیق مل رہی ہے وہ اسی لئے ہے کہ ان میں مرکزیت ہے۔ ان کا ایک واجب الاطاعت امام ہے دوسرے اس نعمت سے محروم ہیں جس طرح بارش کے قطرے مل کر دھارے اور دریا بن جاتے ہیں اسی طرح خلافت کے ذریعہ افراد ایک مضبوط جمعیت اور قوم کی شکل اختیار کر لیتے ہیں اور ان کاسل میں قوت و اثر ہوتا ہے۔

غرض خلافت کی نویں برکت یہ ہے کہ اس کے ذریعہ قوم افتراق سے محفوظ ہوتی ہے اور اخوت کی سلک میں پروئی جاتی ہے ان میں وحدت اور یک جہتی پیدا ہوتی ہے اور وہ خدا کے فضل کو جذب کرنے کے قابل ہو جاتے ہیں۔

ایک تاریخی عہد

چونکہ انسان یاد دہانی کا محتاج ہوتا ہے اور یاد دہانی یقیناً فائدہ مند ہوتی ہے اس لئے۔ نیز اس وجہ سے کہ جماعت میں بہت سے نئے افراد شامل ہوتے ہیں یا نئی نسل پیدا ہوتی چلی جاتی ہے جو تربیت کی محتاج ہوتی ہے۔ حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ۲۸ جنوری ۱۹۶۰ء کو جلسہ سالانہ کے موقع پر تمام حاضر الوقت افراد کو کھڑا کر کے ایک عہد لیا تاکہ وہ اسے ہمیشہ یاد رکھیں اور اپنی نسلوں میں اسے منتقل کرتے چلے جائیں وہ عہد یہ تھا۔

"ہم نظام خلافت کی حفاظت اور اس کے استحکام کے لئے آخر دم تک جدوجہد کرتے رہیں گے۔ اور اپنی اولاد در اولاد کو ہمیشہ خلافت سے وابستہ رہنے اور اس کی برکات سے مستفیض ہونے کی تلقین کرتے رہیں گے۔ تاکہ قیامت تک خلافت احمدیہ محفوظ چلی جائے۔ اور قیامت تک سلسلہ احمدیہ کے ذریعہ اسلام کی اشاعت ہوتی رہے اور محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا جھنڈا دنیا کے تمام جھنڈوں سے اونچا لہرانے لگے۔"

(الفضل ۱۶ فروری ۱۹۶۰ء)

اللہ تعالیٰ ہمیں خلافت کی نعمت کی قدر کرنے اور مندرجہ بالا عہد پر کاربند اور قائم رہنے کی توفیق عطا فرمائے آمین۔

۔×۔

سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:—

"خلیفہ درحقیقت رسول کا ظلّ ہوتا ہے اور چونکہ کسی انسان کیلئے دائمی طور پر بقا نہیں لہذا خدا تعالیٰ نے ارادہ کیا کہ رسولوں کے وجود کو جو تمام دنیا کے وجودوں سے اشرف و اولیٰ ہیں ظلّی طور پر ہمیشہ کیلئے تا قیامت قائم رکھے سو اسی غرض سے خدا تعالیٰ نے خلافت کو تجویز کیا تا دنیا کبھی اور کسی زمانہ میں برکاتِ رسالت سے محروم نہ رہے۔" (شہادۃ القرآن)

نظام خلافت کی اہمیت

فرمودات حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ

سیدنا حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں:

"خلفاء نبی کی قوتِ قدسیہ کو جو اس کی جماعت میں ظاہر ہو رہی ہوتی ہے ضائع ہونے سے بچا کر ایک خاص پروگرام کے ماتحت استعمال کرتے ہیں جس کے نتیجہ میں جماعت کی طاقتیں پراگندہ نہیں ہوتیں۔ اور تھوڑی سی طاقت سے بہت سے کام نکل آتے ہیں کیونکہ طاقت کا کوئی حصہ ضائع نہیں ہوتا۔ اگر خلافت نہ ہوتی تو بعض کاموں پر زیادہ طاقت خرچ ہو جاتی اور بعض کام توجہ کے بغیر رہ جاتے۔ اور تفرقہ اور شقاق کی وجہ سے کسی نظام کے ماتحت جماعت کا روپیہ اور اس کا علم اور اس کا وقت خرچ نہ ہوتا۔"

(تفسیر کبیر جلد پنجم حصہ اول صفحہ ۲۳۰)

"اللہ تعالیٰ آسمانوں اور زمین کا نور ہے مگر اس نور کو مکمل کرنے کا ذریعہ نبوت ہے اور اس کے بعد اس کو دنیا میں پھیلانے اور زیادہ سے زیادہ عرصہ تک قائم رکھنے کا اگر کوئی ذریعہ ہے تو وہ خلافت ہی ہے گویا نبوت ایک چمنی ہے جو اس کو آندھیوں سے محفوظ رکھتی ہے اور خلافت ایک ریفلیکٹر ہے جو اس نور کو دور تک پھیلاتا ہے۔"

(تفسیر کبیر جلد پنجم حصہ اول صفحہ ۳۲۵)

"یہ مسئلہ (خلافت راشدہ) جس حد تک مذہب سے تعلق رکھتا ہے وہ وحدت قومی ہے کوئی جماعت، کوئی قوم اس وقت تک ترقی نہیں کر سکتی جب تک ایک رنگ کی اس میں وحدت نہ پائی جائے مسلمانوں نے قومی لحاظ سے تنزل ہی اس وقت کیا ہے جب ان میں خلافت نہ رہی جب خلافت نہ رہی تو وحدت نہ رہی۔ اور جب وحدت نہ رہی تو ترقی رک گئی اور تنزل شروع ہو گیا۔ کیونکہ خلافت کے بغیر وحدت نہیں ہو سکتی۔ اور وحدت کے بغیر ترقی نہیں ہو سکتی۔"

(درس سورہ نور مطبوعہ الفضل)

"اگر بنی نوع چاہیں تو وہ اپنی زندگی کو دائمی بنا سکتے ہیں جس کا طریق یہ ہے کہ ہر نسل قدرتِ ثانیہ کے مظاہر کے ذریعہ اس طرح خدا تعالیٰ سے وابستہ رہے جس طرح پہلی نسل وابستہ رہی ہو۔ بلکہ اس سے بڑھ کر کیونکہ روحانی تناسل کا انقطاع ایک موت ہے لیکن جسمانی تناسل کا انقطاع صرف ایک عارضی صدمہ ہے۔"

(الفضل ۲۴ مئی ۶۰ء ص ۵)

"خلفائے راشدین ایک میزان ہیں جن سے دوسرے لوگ یہ اندازہ لگا سکتے ہیں کہ ان کا قدم صحیح راستہ پر ہے یا اس سے منحرف ہو چکا ہے"

(خلافت راشدہ صفحہ ۱۴۲)

"انبیاء اور خلفاء تو اللہ تعالیٰ کی سواریاں ہوتے ہیں جو بوقتِ ضرورت بندوں کو عطا کی جاتی ہیں اور وہ بڑی حد تک جماعتوں کے بوجھ کو اٹھاتے ہیں اگر اللہ تعالیٰ سہولت کے لئے اپنے بندوں کو یہ سواریاں دے دے تو یہ اس کا احسان ہوتا ہے۔"

(الفضل ۲۹ جون ۱۹۶۰ء)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

(بقیہ صفحہ ۲)

جان بحق ہو گئے۔ جبکہ وہ سویڈن کی ایک پارٹی کے ساتھ کسی غیر ملکی دورہ پر تھے۔ گوٹن برگ کی انتظامیہ قابلِ داد ہے۔ اس بات کی پرواہ کئے بغیر کہ وہ عیسائیت چھوڑ کر مسلمان ہو چکے ہیں انہوں نے نہایت اعزاز کے ساتھ اسلامی طریق پر دفن کرنے کی اجازت دیدی۔ فرمایا مرنے والے کا معاملہ تو اللہ تعالیٰ سے جا پڑتا ہے اسلئے کسی کے جنازہ کے ساتھ تعصب برتنا یا کسی قبرستان میں دفن کرنے سے روکنا تو ایک ایسا فعل ہے جس پر انسانیت کانپ اٹھتی ہے۔

اگلے روز حضور ایدہ اللہ نے جماعت احمدیہ گوٹن برگ کو انفرادی ملاقات کا شرف بخشا۔ ملاقات کرنے والوں میں اکثر دوست اپنے بیوی بچوں کے ساتھ حضور سے ملاقات کرنے کیلئے تشریف لائے ہوئے تھے۔ اس موقع پر احمدی مردوں، عورتوں اور چھوٹے بچوں (کچھ یوگوسلاوین اور پولش بچے بھی تھے) اور بعض غیر ملکی مہمانوں (جن میں مکرم مولوی ابوالمنیر نورالحق صاحب اور ان کی بیگم صاحبہ بھی تھیں) کی وجہ سے مشن ہاؤس میں بڑی رونق رہی۔ حضور سے ملاقات کی سعادت ہر ایک کے لئے نہایت خوشی اور مسرت اور خیر و برکت کا باعث بنی۔ دیارِ غیر میں ہمارے بعض نوجوانوں کے لئے تو حضور کی تشریف آوری خاص طور پر ڈھارس اور تسلی کا موجب ثابت ہوئی۔ حضور نے انہیں دلی دعاؤں اور پیش آمدہ حالات کا خندہ پیشانی سے مقابلہ کرنے کے لئے قیمتی مشوروں سے نوازا۔

ظہر اور عصر کی نمازیں حضور نے جمع کر کے پڑھائیں۔ اور پھر کچھ دیر تک مسجد میں تشریف فرما رہے۔ دو یوگوسلاوین بچے جو جڑواں بھائی ہیں اور کچھ عرصہ امریکہ میں کسی عزیز کے پاس رہ کر واپس آئے ہیں اور سکول میں کراٹے کی ٹریننگ لیتے رہے ہیں ان کا مقابلہ دیکھتے رہے۔ بعد میں ان کی حوصلہ افزائی کے لئے اپنے ساتھ تصویر کھنچوائی۔

دعوتِ عشائیہ

۲ راگست کو رات کے کھانے کی دعوت تھی جو جماعت احمدیہ گوٹن برگ کی طرف سے حضور کے اعزاز میں مشن ہاؤس میں دی گئی۔ اس میں جماعت احمدیہ گوٹن برگ کے مردوں، عورتوں اور بچوں کے علاوہ بعض غیر از جماعت اور غیر مسلم حضرات نے بھی شرکت کی۔ مکرم مولانا ابوالمنیر نورالحق صاحب جو ان دنوں اپنے بیٹے نصیر الحق صاحب کے پاس ٹھہرے ہوئے ہیں مدعوین میں شامل تھے اور عربی بولنے والے مہمانوں کو سلسلہ عالیہ احمدیہ سے متعارف کرواتے رہے۔

ایک پادری سے گفتگو

مدعوین چونکہ سرِ شام مشن ہاؤس میں تشریف لے آئے تھے حضور ایدہ اللہ کی مشن ہاؤس کے لان میں خاصی دیر تک مختلف موضوعات پر اُن سے باتیں ہوتی رہیں۔ ایک عیسائی پادری جو سویڈش چرچ کی نمائندگی کرتے ہیں اور ایک دفعہ پہلے بھی حضور سے مل چکے ہیں اس روز بھی جماعت کی دعوت پر مشن ہاؤس میں تشریف لائے۔ ان کے ساتھ عیسائیت اور اسلام کے موضوع پر بڑی دلچسپ گفتگو ہوئی۔ پادری صاحب نے اسلام کے متعلق کئی سوال کئے۔

ایک سوال یہ تھا کہ کیا اسلام کے نزدیک حضرت آدم بن باپ تھے؟ حضور نے فرمایا جہاں تک عقل کا تعلق ہے یہ ماننا پڑتا ہے کہ اس کائنات میں جو بھی پہلا آدم پیدا ہوا ہوگا وہ ضرور بن باپ ہوگا۔

اس مجلس میں دنیا میں مختلف امن کی تحریکوں کا ذکر ہوا۔ حضور نے فرمایا اسلام چونکہ امن اور سلامتی کا مذہب ہے اسلئے اسلام اس قسم کی سب تحریکوں کو اچھی نگاہ سے دیکھتا ہے جن کا مقصد امن اور صلح ہوتا ہے۔ یہ تحریکیں تھوڑی دور چل کر ختم ہو جاتی ہیں اسلئے کہ ان کو چلانے والے اس حقیقی اور جامع تعلیم سے بے بہرہ ہوتے ہیں جو اسلام پیش کرتا ہے۔ اسلام کو چھوڑ کر امن کی تحریکیں چلانا ایسے ہی ہے جیسے سورج کو چراغ دکھانا۔

حضرت صاحب نے فرمایا عیسائیت نے ایمان کی ایک کسوٹی مقرر کی ہے۔ حضرت مسیح علیہ السلام نے اپنے ماننے والوں سے کہا ہے کہ اگر تم میں رائی کے برابر بھی ایمان ہوگا تو اگر تم پہاڑ سے کہو گے تو وہ اپنی جگہ سے ٹل جائے گا۔ پس عیسائی حضرات کو اپنے ایمان کے امتحان کے لئے یہ معجزے دکھانے چاہئیں۔ اگر نہیں دکھا سکتے تو انہیں ماننا پڑے گا کہ عیسائیت کا دور ختم ہو چکا ہے اب اسلام کے غلبہ کا زمانہ ہے۔ جماعت احمدیہ نے خدا تعالیٰ کے فضل سے ساری دنیا میں اسلام کی تبلیغ کا زبردست جہاد شروع کر رکھا ہے۔ اسلام کے زندہ مذہب ہونے کا ثبوت جماعت احمدیہ اپنے قول اور فعل سے اور خدا تعالیٰ کے ان نشانوں کے ذریعہ فراہم کر رہی ہے جو اللہ تعالیٰ اسلام کی تائید میں ان پر ظاہر کرتا ہے۔

ازاں بعد حضور نے مغرب اور عشاء کی نمازیں جمع کر کے پڑھائیں اور پھر دعوتِ عشائیہ میں شمولیت فرمائی۔ اس دعوت میں سویڈش چرچ کے پادری اور ان کی بیٹی، ہمارے نائیجیرین بھائی یونس بلیجی اشولا صاحب تیونس کے ایک طالب علم نوجوان، ہمارے عرب احمدی دوست محمود کمال صاحب جو مالمو سے تشریف لائے تھے شامل ہوئے۔ عورتوں کے لئے کھانے کا الگ انتظام تھا حضرت سیدہ بیگم صاحبہ مدظلہا نے عورتوں کے ساتھ بیٹھ کر کھانا کھایا۔ اس سے قبل وہ عورتوں سے اجتماعی ملاقات بھی کر چکی تھیں۔

حضور ایدہ اللہ بنصرہ کھانے کے دوران مکرم محمود کمال صاحب اور تیونس کے نوجوان لطفی صاحب سے باتوں میں مصروف رہے۔ اس گفتگو میں آپ اسلامی ملکوں خصوصاً مصر اور تیونس کے استحکام اور خوشحالی کے لئے دعائیں کرتے رہے۔ باتوں باتوں میں حضور نے فرمایا یہ خواہش بے جا نہیں کہ ہر ملک بیرونی دنیا کے سیاحوں کے لئے اپنے ملک میں کشش پیدا کرنے کے سامان کرے لیکن ہم سمجھتے ہیں اسلامی ملکوں کے لئے تو زیادہ تر یہی بات زیب دیتی ہے کہ وہ اپنی ذات میں دنیا کو اسلام کے حسن و احسان کا نمونہ پیش کریں۔ آخر جب عرب کے لق و دق صحرا میں نیّرِ اسلام طلوع ہوا تھا تو مسلمانوں کے پاس تقویٰ و طہارت، صدق و وفا اور تنویرِ قلوب کے علاوہ کوئی چیز نہ تھی لیکن انہوں نے اپنے اخلاقِ فاضلہ کے ذریعہ دنیا پر اپنی طاقت اور شرافت اور نجابت کی دھاک بٹھا دی تھی۔ اب بھی ہم حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے اسوۂ حسنہ پر عمل پیرا ہو کر ایک عمدہ نمونہ بن سکتے ہیں اور دنیا کی ہر شعبہ زندگی میں رہنمائی کر سکتے ہیں۔

ایک کثیر الاشاعت اخبار میں پریس کانفرنس کا ذکر

سویڈن کے مشہور اخبار Arbetat نے اپنی ۲ راگست کی اشاعت کے دوسرے سیکشن کے پہلے صفحہ پر حضور کی تصویر دے کر اشاعت قرآن کی اس عظیم مہم کا ذکر کیا جو دنیا کی مختلف زبانوں میں قرآن کریم کے تراجم کی صورت میں جاری ہے اور لکھا کہ دنیا کی ہر نسل کے مسائل کا حل قرآن مجید میں موجود ہے۔

پھر اندر کے صفحے پر دوبارہ حضور کی تصویر دے کر اخبار مذکور رقمطراز ہے کہ حضرت امام جماعت احمدیہ نے اہل سویڈن کو ان کی اخلاقی اور روحانی اقدار کے انحطاط پذیر ہو جانے کی بناء پر ان کو اسلام قبول کرنے کی دعوت دی ہے اور کہا ہے کہ اگلے ۱۵ سال میں اسلامی تعلیم کے ذریعہ اُن کے دل جیت لئے جائیں گے۔ یورپ میں اسلام کو غلط سمجھا گیا ہے۔ اسلام جبر کا مذہب نہیں۔ یہ تو امن اور سلامتی، محبت اور اخوت کا مذہب ہے جو تمام دنیا کی رہنمائی کا دعویٰ کرتا ہے۔ اب دنیا کی سلامتی اسلام سے وابستہ ہے اسے جتنی جلد دنیا قبول کرے گی اتنا ہی اس کے لئے بہتر ہے۔

(اخبار مذکور کی شائع کردہ خبر کا اردو ترجمہ ادارہ الفضل کی طرف سے ۲۲ راگست ۱۹۷۸ء کے شمارہ میں ہدیہ قارئین کیا جا چکا ہے)

سویڈن کا آٹھ روزہ دورہ کل صبح یہاں سے کوپن ہیگن روانگی کے ساتھ مکمل ہو جائیگا۔ اس دورہ میں اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے حضور کی تائید و نصرت کے کئی نشان ظاہر کئے۔ ریڈیو اور پریس میں حضور کی سویڈن میں تشریف آوری اور اسلام کی تبلیغ کا نمایاں رنگ میں ذکر ہوا جو اسلام کے حق میں ایک واضح تبدیلی پر دلالت کرتا ہے۔

احباب جماعت کی خدمت میں دعا کی درخواست کرتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے حضور ایدہ اللہ کو صحت و عافیت سے رکھے اور ہر قدم پر آپ کی روح القدس سے تائید فرمائے اور اس دورے کے عظیم الشان نتائج پیدا فرمائے۔ آمین اللّٰھم آمین۔

شکریہ احباب

میرے برادر اکبر محترم بابو فتح محمد صاحب شرما کراچی کی وفات پر جن احباب کرام نے اظہارِ تعزیت کیا ہے۔ بندہ ان کا ممنون ہے اللہ تعالیٰ ان کو جزائے خیر دے۔

(خاکسار حکیم صوفی دین محمد۔ احمدیہ دارالشفاء۔ چوک تھانہ۔ گوجرانوالہ)

درخواست دعا

میرے دادا چوہدری محمد عالم صاحب باجوہ دو سال سے بیمار چلے آرہے ہیں۔ اب بیماری اور کمزوری زور پکڑ گئی ہے۔ احبابِ جماعت سے ان کی شفایابی کے لئے درخواست دعا ہے۔

(عباس باجوہ چک ۳۴ سرگودھا)

حضرت خلیفۃ المسیح اوّل رضی اللہ عنہ کے
مبارک ہاتھوں سے قائم کردہ
دواخانہ حکیم نظام جان
۱۹۱۱ء سے اسی نام سے دکھی انسانوں کی خدمت کرتا چلا آرہا ہے۔
دواخانہ کی خدمات دن اور رات کے کسی حصہ میں بھی حاصل کی جا سکتی ہیں۔
منجانب
انوار احمد جان
ابن حکیم نظام جان
چوک گھنٹہ گھر ——— گوجرانوالہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ربوہ میں درس القرآن کا دور مکمل ہونے پر اختتامی دعا

نظارت اصلاح وارشاد کے زیرِ اہتمام درس القرآن کا جو دور مسجد مبارک میں یکم رمضان کو شروع ہوا تھا وہ ۲۹ رمضان المبارک کو اللہ تعالیٰ کے فضل سے بخیر و خوبی مکمل ہو گیا۔ آخری تین روز مکرم مولوی بشارت احمد صاحب بشیر نے درس دیا جس کے بعد نماز عصر سے قبل اجتماعی دعا ہوئی جس میں احباب و خواتین نے بکثرت شمولیت فرمائی۔ یہ درس باری باری مندرجہ ذیل اصحاب نے دیا:۔

(۱) مکرم مولوی رشید احمد صاحب چغتائی (۲) مکرم مولوی سید احمد علی صاحب (۳) مکرم چوہدری محمد شریف صاحب (۴) مکرم میر محمود احمد صاحب ناصر (۵) مکرم صوفی محمد اسحٰق صاحب (۶) مکرم مولوی دوست محمد صاحب شاہد (۷) مکرم مولوی عبد العزیز صاحب صادق بنگالی (۸) محترم مولانا قاضی محمد نذیر صاحب (۹) مکرم مولوی جلال الدین صاحب قمر (۱۰) مکرم قاضی مبارک احمد صاحب (۱۱) مکرم شیخ نور احمد صاحب منیر (۱۲) مکرم مولوی بشارت احمد صاحب بشیر۔

اللہ تعالیٰ کے حضور دعا ہے کہ وہ اس درس کو ہر لحاظ سے خیر و برکت کا موجب بنائے اور جن اصحاب نے یہ درس دیا اور جنہوں نے باقاعدگی کے ساتھ اسے سنا ان سب کو اپنی جناب سے خاص اجر عطا فرمائے۔ آمین

یومِ دفاعِ پاکستان کے موقع پر باسکٹ بال کا نمائشی میچ

۶ ستمبر ۱۹۷۸ء کو یومِ دفاعِ پاکستان کے موقع پر ربوہ میں تعلیم الاسلام کالج کورٹس پر باسکٹ بال کا ایک دلچسپ میچ کھیلا گیا۔ میجر منیر شہید وائٹس اور ربوہ کیجرز کی دو ٹیموں میں پانچ کھلاڑی پاکستان کلر ہولڈر تھے جبکہ تین کھلاڑی پنجاب پلیئرز، چار کھلاڑی پنجاب یونیورسٹی ایک انجنیئرنگ یونیورسٹی لاہور اور دو کھلاڑی سرگودہا ڈویژن کے تھے۔ ان ٹیموں نے بہت شاندار کھیل کا مظاہرہ کیا اور اس موقع پر موجود تماشائیوں کی ایک بڑی تعداد نے انہیں عمدہ کھیل کے مظاہرہ پر داد دی۔ یہ مقابلہ شروع سے آخر تک بہت دلچسپ ثابت ہوا۔ پوائنٹس کا فرق بہت ہی کم رہا۔ ہاف ٹائم تک میجر منیر شہید وائٹس ۳۶ کے مقابلے میں ۳۹ پوائنٹس سے جیت رہی تھی مگر کھیل کے اختتام پر ربوہ کیجرز نے یہ میچ سخت مقابلے کے بعد ۵۸ کے مقابلے میں ۶۰ پوائنٹس سے جیت لیا۔

میجر منیر شہید وائٹس کی طرف سے پاکستان کلر (انٹرنیشنل) عبد الرحیم (۱۴) کیپٹن شاہد سعدی (پاکستان کلر۔ انٹرنیشنل) (۲۰) وسیم الدین (۱۰) رشید احمد (۶) سلیم الدین (۶) اور مبارک نے (۲) پوائنٹس سکور کئے جبکہ ربوہ کیجرز کی طرف سے اعزاز رسول (۲۰) پاکستان کلر۔ انٹرنیشنل) سجاد احمد (۱۶) پاکستان کلر (انٹرنیشنل) مسعود اقبال (۱۰) قمر عطا (کیپٹن) (۱۰) سرور مصطفٰے (۲) اور نصیر مصطفٰے نے (۲) پوائنٹس سکور کر کے اچھے کھیل کا مظاہرہ کیا۔

میچ کے اختتام پر مہمانان کرام اور کھلاڑیوں کی مشروبات سے تواضع کی گئی۔

ہر قسم کی عمارتی لکڑی کے لئے
اپنے معروف ادارہ
گلوب ٹمبر کارپوریشن
۲۶ نیو ٹمبر مارکیٹ
راوی روڈ۔ لاہور پر
(گورنمنٹ کنٹریکٹر)
تشریف لائیے!
فون نمبر ۶۰۲۳۰ / ۵۳۳۳۰ رہائش ۶۲۹۳۶ فیکٹری چناؤن ۷۰۰۰۲
احباب لکڑی کو دیمک سے محفوظ رکھنے کے لئے ہم سے رابطہ پیدا کریں

ولادت

میری ہمشیرہ فریدہ بشیر صاحبہ اہلیہ مکرم مولوی محمد اشرف اسحٰق صاحب مبلغ موروگورو تنزانیہ کو خدا تعالیٰ نے اپنے فضل و کرم سے ۱۵ مئی ۱۹۷۸ء کو بیٹا عطا کیا ہے حضور نے ازراہِ شفقت اس کا نام سلمان احمد رکھا ہے۔ احبابِ جماعت سے درخواستِ دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ بچہ کو نیک اور خادمِ دین بنائے اور لمبی عمر عطا فرمائے۔ (لطیف احمد طاہر۔ دار الرحمت غربی ربوہ)

(۲) خاکسار کے برادرِ اکبر مکرم محمد سلیمان احمد صاحب مربی سلسلہ ضلع ڈیرہ غازی خاں کو مورخہ ۷/۹/۷۸ بروز جمعرات اللہ تعالیٰ نے پہلا لڑکا عطا فرمایا ہے۔ یہ بچہ مکرم فضل دین صاحب میر ننگی کا پوتا اور مکرم ڈاکٹر شریف احمد صاحب چوہدری آف شریف ڈینٹل کلینک ربوہ کا نواسہ ہے۔

احبابِ جماعت کی خدمت میں زچہ و بچہ کی صحتِ کاملہ و عاجلہ کے لئے درخواست دعا ہے۔ (محمد رمضان احمد رمضان کریانہ سٹور گولبازار ربوہ)

ہر قسم کا سامانِ سائنس اچھی نرخوں پر خریدنے کے لیے
الائیڈ سائنٹیفک سٹور
فون ۶۲۵۰۰
گنپت روڈ لاہور کو ہمیشہ یاد رکھیں!

احمدی بھائیوں کے مشہور جیولرز
نیو پاک جیولرز
۱۱۱ فیروز پور روڈ نزد گلیکسی سینما اچھرہ لاہور۔ فون ۴۱۰۹۷۴ (ائیر کنڈیشنڈ)
اور
۱۲ ذیلدار روڈ اچھرہ لاہور (ائیر کنڈیشنڈ)
پروپرائٹر:۔ میاں عظیم قادر اینڈ سنز

اعلانِ تعطیل

۱۱ ستمبر کو یومِ وفات قائدِ اعظم کی وجہ سے دفتر الفضل میں تعطیل ہوگی اور پرچہ شائع نہیں ہوگا۔ قارئین مطلع رہیں۔
(منیجر الفضل)

آپ کو معلوم ہو چکا ہے کہ
حضرت خلیفۃ المسیح الاول رضی کے مشہور شاگرد
حکیم نظام جان صاحب (مرحوم)
کے دواخانہ کا نام اب
مشہور دواخانہ
ہو چکا ہے خط و کتابت کے لئے اب
اتنا پتہ کافی ہے
حکیم عبد الحمید
مشہور دواخانہ
چوک شگفتہ نگر گوجرانوالہ نمبر ۱۹
گوجرانوالہ فون نمبر ۸۴۲۲ ربوہ فون نمبر ۶۳۶